© rasailojaraid.com

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور (جو متعلق بہ مذہب ہین) کی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنۃ تحریرات ہو رہی ہین چونکہ یہہ دونو حضرات میرے عنایت فرما و مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرما کر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اوّل تو میرے دونون حضرات عنایت فرما ہین - دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونون اہل سنت جماعت ہین (جیسا کہ اون کا دعوی ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے - جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالی محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنانیکا زیادہ مستحق بناتا ہے -

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجاسکے .. وہ امور یہہ ہین - اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے - اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے - دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا - مدلل تقریر کسکی ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس بحث میں ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء میں اڈیٹر صاحب کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی - مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے (انکا تشدد غیر مقلدون میں حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے یہہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین ۲

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین - اہل حدیث وہابی لامذہب فرقہ جدیدہ ہین - اماموں کی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد کرنیکو بحیلہ نماز آتے ہین - انکو مسجدون مین آنے دینا نچاہئے - حکام کو اِن پر شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین سے مولوی محمد حسین صاحب کے یہہ دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب ملکے نماز ادا کرین - یہہ لوگ اماموں کی توہین کرنیوالے وہابی و لامذہب و فرقہ جدیدہ نہین ہین - حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سنت جماعت ہین انکا ایک مسجد مین ایک ساتھ نماز پڑھنا درست ہے - بعض ادن فروعی مسایل مین (جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف تھا) اختلاف ہے اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوی پر کوئی دلیل نہین لکھی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اوس دلیل پر غور کیا جاوے - معہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو اور یہہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہوکر) صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اِسکا تمام اہل اسلام کے حق مین نہایت مضر ہوگا کیونکہ اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق ایسا ہے کہ اِن خیالات کے سبب سے ایک روز مسلمانونکا گزارا نہین ہوسکتا کیونکہ ایک بھائی اگر حنفی ہے تو دوسرا اہل حدیث اور اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث - پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی درپے ایذا و آبرو ریزی و دشمنی ہونگے تو اس نااتفاقی سے ترقی اسلام تو دور کنار اسلام ہی کا کام تمام ہو جانے گا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے ضمانتیں لینا شروع کریں تو فرمائیے پھر اسلام پر برا اثر نہ پڑیگا ہمکو اوڈیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے کہ کیسے اوڈیٹر ہیں جو اپنے فرض منصبی اتفاق و صلح بین الناس کو چھوڑ کر محض غصہ اور مخالفت کے ضد میں اولٹی ایسے مضامین لکھتے ہیں جن سے نااتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو حکام اہل اسلام سے بدظن ہوں اور خاصکر کے اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کاروائی کوئی بلفاظ مراد اوڈیٹر خواہ کسی مذہب کا ہو پسند نہیں کریگا ہم امید کرتے ہیں کہ آیندہ سے ہمارے معزز اوڈیٹر صاحب اپنے منصب بلفاظ مرکو کام فرماکر ایسے مضامین (اپنے ہوں یا دوسروں کے) سے اپنے ملکے اخبار کو پاک رکھیں۔

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین و سد باب شر و فساد منحصر ہے پس قطع نظر ادلہ نقلی و دلائل سے (جو آپکے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اونہوں نے پیش کئے ہیں) صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین و سد باب فتنہ و شر انکو ضرور حق و درست کہنا چاہیئے - علاوہ ازیں سب سے بڑھ کر مولوی صاحب کی دعاوی حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی نیک صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے - یعنے ایکدوسرے کے پیچھے نماز جائز ہونے اور آپس میں دو فریق کا اتفاق رکھنے کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اس شر کو دور کیا اب کون بیدار اور فہیم منصف مزاج ہے جو ہر دو فریق کے علماء کو نامعتبر تصور کرکے فتنہ و شر کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت میں مولوی صاحب کی دعاوی کو بالاتفاق ماننا پڑیگا ۔

دایرہ تہذیب سے کسی قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلا و مہذبین کے نزدیک گفتگو میں تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگرچہ بات ٹھکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ عقیدتمند دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے ہوں) کے دلوں سے اور اہل نظر کی نظروں سے ایسا اعتبار گر جاتا ہے۔ سخت گوئی اور ترش روئی سے کبھی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہیں ہو سکتا بلکہ بے تہذیبی خود دلیل مغلوبی کی ہو جاتی ہے۔ بخلاف اسکے نرم کلام تہذیب شناسی کی گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی و راست گوئی کی دلیل ہے بایں خیال ہمنے بھی ان دونوں احباب کی تحریرات میں اس امر کو ٹٹولا۔ تو اکثر پرچہ ہائے اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہیں جیسے نمبر ۴۴ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۲ نمبر ۳ جلد ۵ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس و رنج دلایا۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ایسے سخت و درشت غصہ سے بھرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر بالکل کبھی اڈیٹر صاحب سے کسی دوسرے کے مقابلہ میں ہمنے نہیں دیکھے جبکہ خاص اس گفتگو میں النبی ہر دو اڈیٹر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ کافر۔ خوشامدی۔ دنیا طلب فرمائے اور بطور تکیہ کلام لامذہب وہابی ارقام کئے۔ اہل حدیث کے مذہب و اکابر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب بھوپال کو نہایت سخت و سست اپنی زبان قلم سے فرمایا۔ مشیر قیصر نمبر ۴ جلد ۳ میں نواب صاحب بھوپال کو ایسے سخت و کرخت الفاظ سے یاد کیا کہ اوسکی نقل سے ہمکو تہذیب مانع ہے۔ ہمکو اڈیٹر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لائق و مہذب ہونیکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہوئے ہیں سے صد ہا اونکی ناظرین اخبار کے نظرون سے اونکا اخبار و اعتبار گر جاوے گا۔ کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی بھی مہذب و صاحب انصاف نہوگا جسکی دلپر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کیسے اکابر کو گالی دینا کوئی مہذب پسند کریگا؟ اگر اوڈیٹر صاحب کی نزدیک یہہ الفاظ خلاف تہذیب نہیں ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا برا امیہ کی نسبت یہی الفاظ کوئی جاہل نکالے تو اوڈیٹر صاحب اوسکو جائز رکھینگی؟ خفا تو ہونگے؟ پس جو اپنے واسطے معیوب سمجھتے ہین وہ دوسرے کے حق مین کیون کہتے ہین۔ اثنا عشریہ ستہ مین آپکے یا کسی آپکے امام و مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب کی جانب سے نہین دیکھا۔ اور اگر بالفرض محال ہوتا ہے۔ تو بھی آپکو اوسکی بنسبت کلمات اپنی مونہہ سے نکالنا چاہیے تھے۔ کیونکہ **قرآن شریف** مین ادفع بالتی ہی احسن الخ وارد ہے جسکو آپنے اپنی اخبار نمبر ۴۲ جلد ۶ مین لکھکر اہل مناظرہ کو نصیحت فرمائی ہے۔ مگر بہیان دیگران را نصیحت الخ کی مثل صادق آئی الحمد للہ ہم مولوی صاحب کی تہذیب و بردباری و دینداری کے قایل ہین کہ ما شاء اللہ آپنی اس آیہ پر پورا پورا عمل فرمایا اور اوڈیٹر صاحب کے جواب مین صرف استغفر فرمایا۔ طعن و تشنیع اونکے جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؎ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اوڈیٹر صاحب منیر قیصر کو دوست لکھ چکے ہین پس بحکم ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ؎ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے۔ پس ایسے صابر و دیندار حلیم شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے ؎

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل ہرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قایل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوسکا کیسا ہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اس بحث مین دیکھا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسی دعوے کو بلا دلیل نہین چھوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ہے؛

اگر اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈھونڈا مگر پتہ نہ ملا شاید اڈیٹر صاحب یہہ عذر فرماوینگے کہ ہم عالم مناظر نہین ہین ہم اڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی عقلی و نقلی دلایل سے عالمونکو سروکار ہوگا تو باادب یہہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورت مین دخل در معقولات کی آپکو ضرورت ہی کیا تہی اور مسایل کی بحث مین مداخلت کب جایز تھے باایہمہ آپنے دخل دیا اور یہہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح مانکر اونپر رائے زنی فرمائے تواب کہئے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی ہمنے تعصب و رعایت کو طاق مین رکھکر اپنی تمام مناظرہ پر نظر کی تو مجبوراً ہمکو یہہ ہی رائے دینی پڑی ہے جو حضرات ہماری اس فیصلہ کو یکطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ (جو مفصل ہر ایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے) کو پڑھین تو ضرور اونکو یہی کہنا پڑے گا جو ہمنے لکھا ہے؛

اگر اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ہماری اس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطی پر ہمکو مطلع کرین ہم تسلیم کرلینگے۔ لیکن یہہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے معاف رکہین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کئے تہے اور نہ اکابر دین یا کسی مذہب کی توہین کرین۔

امر اول متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور اونکو بہی حق پہنچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گالی سے کم خیال نہیں فرماتے۔ اڈیٹر صاحب نے اپنے اس دعویٰ پر حسب عادت کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی۔ ان اپنے اخبار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء میں یہہ ضرور ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد مقلدین ہونگی ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) میں مشہور ہیں ہماری رائے میں اڈیٹر صاحب کی یہہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتی ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو برے لقب سے شہرت دیں تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی برے لقب سے پکاری جاوینگے اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہ ہوگا بلکہ مہذبین و منصفین ہر ملت و مذہب کے اوسی لقب سے خطاب کرتے ہیں جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرلے۔ اگر یہہ نہو تو ہر فرقہ بُرے ہی لقب کا مستحق ہو جاویگا کیونکہ ہر فرقہ نے اپنے مخالف فرقہ کا بُرا نام تجویز کر رکھا ہے شیعہ نے اہل سنت جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے اونکو رافضی اسیطرح ہنود نے اہل اسلام نے مشرک و کافر مشہور کیا ہے اور اونہوں نے اہل اسلام کو ملیچھ و مُسلا وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق میں صواب اور قابل خطاب تصور کیا جاوے تو دنیا میں تمام فرقے و مذاہب بُرے ہی القاب کے مستحق ٹہرینگے شائستگی و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگی اسی لئے اڈیٹر صاحب کی یہہ سینہ زوری قابل لحاظ ہے البتہ ایک وکیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ اہلحدیث کے وہابی ہونے پر بمقابلہ مولوی ابوسعید صاحب فاضل لاہور سے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء میں زیب قلم فرمائی ہے وہ یہہ ہے کہ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے کتاب میں محمد بن عبدالوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلاینگے اسمیں مولوی صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک یہہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا مقلد ہو جاتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے تعریف کرنیسے اوسکی دوست تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے ہیں۔ ہمنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کچھہ بات جو آپ مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے نہین سنی اور نہ کسی کتاب
مین دیکھی۔ جو لوگ مولوی کہلاتے ہین اونکے شان سے ایسی باتین بہت بعید ہین
اوڈیٹر صاحب لکھتے تو کچھہ دور نہ تھا پھر ہم نے بہت غور کیا اور ہر چند چاہا کہ مولوی صاحب
کی دلیل کو اینچ کہینچکر اونکے دعوے کے قرین کردین اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب
وہابی کا مستحق بنا دین مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمسے یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے
تو جہان ہے ہرگز دایرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف لکھدو کہ تمام علماء کا
یہی کام ہے کہ اگلے علماء کی علم وفضل زہد و تقوے کی اوصاف اپنی تصانیف مین لکہا کرتے
ہین حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکھتے ہین مگر کوئی اپنے ممدوح کا مقلد نہین ہو جاتا
اور نہ اوسکی خطا وچوک کا قایل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسی محمد بن عبد الوہاب کی تعریف مین
امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکھا ہے جسکا مطلع یہہ ہے چنانچہ صواعق الٰہیہ
کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے۔ سلام علی نجد ومن حل فی نجد ۞ وان کان تسلیمی علی البعد لا یجدی
ابو محمد بن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ (جو مقلدون کے حق مین فرماتے ہین۔ والھرب
عن التقلید فہو ضلالۃ ۞ ان المقلد فی سبیل الہالک۔ یعنی بھاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے
مقلد ہلاکی مین ہے اور اجماع وقیاس کو دلیل شرعی نہین مانتے ہین) کی شیخ عبد الحق
دہلوی باوجود حنفی مقلد ہونے کی تحصیل التعرف مین صفوۃ المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف
کرتے ہین اور شافعیون نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وسلطان العلماء عز الدین بن
عبد السلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکہی۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف
بدر الدین عینی حنفی نے اپنی تاریخ مین کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ
و ابن قیم کی تعریفین اپنے رسالہ الغدیہ مین لکہین پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح
مانا جاوے اور مداح ممدوح کا مقلد ہو جایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبد الحق حنفی کو ظاہر
(جس سے تمام حنفی شیخ عبد الحق صاحب کی ظاہری ہونے سے ظاہر ہو گئی) اور امام غزالی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعیہ ظاہری ہو گئی) اور عینی حنفی و ملا علی قاری حنفی کو ابن تیمیہ کا مقلد لکھنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیوں کے حنفیت بھی نہیں رہ سکتی ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جاوے گا کہ جسکو چاہا جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا کلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا اسلئے مولوی وکیل احمد صاحب کا یہ کلیہ (کہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح کے ہم مذہب بھی اوسیکی سنگی کھلاینگے) صحیح نہیں ہے۔

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہیں اونہوں نے کہیں پر اپنے تئیں وہابی نہیں لکھا محمد بن عبد الوہاب میں جو واقعی اوصاف تھے انکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے کسی کے اوصاف چھپانا ہٹ دہرموں کا کام ہے اسیطرح محمد بن عبد الوہاب کے خطاء اجتہادی (جو تمام علماء مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قایل ہیں اور نہ کوئی دوسرا اہل حق قایل ہے۔ چنانچہ نواب سید **مولوی صدیق حسین خان** صاحب والی ریاست بھوپال و مولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطاء غلطے سے اپنے مختلف تحریرات میں بیزار سے ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح و دیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے یہ محققین اپنی بیزاری وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

اہل حدیث جبکہ ایمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب نہیں جانتی اور نہ حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتے ہیں وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں ان لوگونکو اہل حدیث ہی لکھا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو آیتہ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے **مولوی** ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا مطلق انکار لقب وہابی سے اوسوقت تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد صاحب اپنے دعوے کو بدلایل نہ ثابت کردین فاضل ممدوح کو اب دوسرے دلیل لانیکی کوئی ضرورت نہین ہے لیکن ہم پھر بہے دیکھتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ - جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۸۸۱ء سے اپنے مضمون (ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین) مین اس اپنے دعوے پر بہت سی دلایل لکھے ہین یہہ مضمون بڑا طویل پر زور لکھا گیا ہے جو جلد ۴ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بھوپال نے ترجمان وہابیہ و دیگر اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلایل سے تعرض کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہیے تھا مگر ابتک اونکی جواب یا دہی سے یہہ حضرات قاصر ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکھنا چاہیے اعتقاد و سنت جماعت متوسط العقیدہ (جو افراط و تفریط سے بیزار ہے) بحق ہر دو فریق اہل سنت یہہ رکھنا چاہئے جو اعتقاد فریقین کے علماء منصفین کا ہے جنکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو کمشنر صاحب دھلی کی فریقین کے علماء نے لبطور معاہدہ اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہرین ثبت کین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچھے نماز جائز ہے اور فروعات مین ایسا اختلاف ہے جیسا کہ آئمہ اربعہ مین تھا نقل معاہدہ اخبار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنۃ مین طبع ہو چکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ اپنے علماء کے عقیدہ سے ملاوین اور خدا سے ڈرکر بغض اور تعصب کے وجہ سے اپنے اپنے علماء سے نہ پھر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچھ جواب نہ بن پڑے گا - ایکدوسرے کو بجز سنت جماعت کے یا جسے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو (جیسے مقلد حنفی اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بُری القاب اپنے طرف سے تراش کر نہ رکھین اور اللہ تعالے کی اس آیۃ کو پڑھ کر باز آوین یہہ آیت

© rasailojaraid.com

سورہ حجرات میں ہے ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑ ایکدوسرے کے (موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فائدہ میں لکھتے ہیں۔ جہاں کسی پر بُرا نام ڈالا پیچھے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق آگے تھا مومن اوس پر عیب لگا یا نہ لگا۔

متعصبین ہر دو فریق کا عجیب چال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایکدوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب کرتے ہیں کہ جیسے اونکو دکھ اور رنج پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہہ مقلدین کو مشرک بدعتی لبابی ابائی وغیرہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں مسلمانوں خصوصاً مصلحان قوم ترقی خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے احتراز چاہیے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ ہے اس سے بھی زیادہ ظہور میں آویگی۔ مولوی وکیل احمد صاحب و اوڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف ہرگز خیال نکرنا چاہیے اپنی تہذیب و شایستگی کو سمجھ رہنا چاہیے۔ یہہ بُرے القاب کا دکھنا جہلا او متعصبین ہے کو زیبا ہے خدا نخواستہ متعصبین فریق ثانی نے بھی آپ کا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو دہی بُرے القاب آپ کو بھی لکھینگی جس سے آپ کو دونا رنج رہیگا اور اوسمیں بہی خلل پڑیگا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب لاہوری کی تہذیب و تحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبھی انتقام نہ لینگے مگر آپ کو اسکا خیال چاہیئے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعوی ہے کہ فاضل صاحب لاہوری نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے میں گریز و انکار کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۴ء میں فرماتے ہیں۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے لکھا کہ حضرت اور احق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تھا

© rasailojaraid.com

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائیے ہمین میدان ہمین گوے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہوسکتا یہہ توصورت مجادلہ کی ہے"

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کردیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۱۶ اشاعۃ السنۃ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چھپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکھتے ہین تاکہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشا اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب المحدث دہلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے تو وہان بعض علمار نے ایک تحریر (جسمین مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھہرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہوگا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ "ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم برا جانتے ہین" یہہ کیفیت خود اس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار دکن مین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر ۱۳ سنہ ۸۳ء کے مشیر قیصر مین بھی چھپا ہے اسپر **فاضل ممدوح** نے ایک مضمون بعنوان **ترقی معکوس** لکھکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۸۳ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پراثر با نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو چاہئے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اسمین مسلمانون کو آپسکے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ سب ملک اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہاین ایکدوسرکو وزہ وزہ سی بات مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف و قدر کیجاوے بجا ہے - چنانچہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدردانی سے اسکو اپنے اخبار مین طبع کرکے علماے بمبی پر سخت رے دے کی اونکو سفاہت کا مرتکب ٹہرایا اور علماء بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا لغو خرافات خلاف تہذیب بے دلیل وغیرہ -

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۸ دسمبر ۱۸۸۵ء کے مشیر قیصر مین بجاے اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولٹا فاضل ممدوح اور اکابر علماء (مولانا اسمعیل شہید مرحوم وغیرہ) کو ترقی معکوس کا مرتکب بنایا اور علماے بمبی کی حمایت مین اہل حدیث کو قایل مسایل حنفیہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (فاضل صاحب لاہوری) بمبی تشریف لیجاتے اور بل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین" اسپر فاضل ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۶ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۹ مین یہہ جواب تحریر فرمایا کہ "آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوجاوین اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ سے بحث کرلین ہامین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک ایک مسئلہ کو طے کرلین اور پہلے سوال ہفتم علماء بمبی کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے کسی چہوٹے بڑے نئے پرانی معتبر نامعتبر (دیکہئے ہم آپکو کیسی وسعت دیتے ہین) کتاب اہل حدیث سے بحوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بنیا الجہاد سمجہکر اسکا جواب نہ دینگے -

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء بمبی کے ثبوت مین اتبک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ انہون نے اس معاملہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین تحریرات طول وطویل کین گر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز نہ عاجز و قاصر ہین۔ پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے کہ سوالات علماء بمبی معرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچا یا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئے۔

اس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب مشیر قیصر علمار بمبی کا بلا وجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہو جانا۔

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون ترقی معکوس کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد و نفاق کا حامی ہونا۔

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علمار بمبی کا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب سے نہو سکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب و علمائے بمبی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار و معاونین بہی دریائے حیرت ہین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے۔

(۴) اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی مولوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٹا ثابت ہوا۔

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اس معاملہ مین بہ سبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبی کے محض فضول ٹہرین۔

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبی لکہتے گے گو وہ مونا کی اکی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی نشان دہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اس
دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ
یکم اپریل ۱۸۸۳ء سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین "ہم اور علماے
بمبئی پر ان سوالات مشعرہ علماء بمبئی کی نشاندہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبئی نے
بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ان مسائل خبیثہ کا قائل دیکھکر
مولانا ممدوح سے شبہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید
سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اسبات کے مدعی نہین ہین کہ اہل
حدیث مسایل خبیثہ کے قایل ہین پھر ہم پر نشاندہی ان مسایل کی کب لازم ہے"
اس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تہی نہ کوئی
مناظرہ تھا نہ یہان کسی کی فتح و شکست مدنظر تھی۔ مگر ہم کہتے ہین کہ یہہ بیان مولوی
صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجھا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل
مطالبہ فاضل ممدوح خود اسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر "حقِ
شاگردی الخ" میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبئی اخبارون مین مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہوجانا اور ہار جانا وغیرہ نہ مشتہر کراتے
اور جبکہ بشیتر مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو
ساکت تصور کرکے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ
مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پہر جانا مولوی
وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے۔
اور پیشتر اسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء
مین علماء بمبئی کی طرف سے (ان مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تہا
اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبئی پتہ د

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نشان تبلا دیتے پہلے سے تبلا دینا خلاف تہذیب تھا" تعجب ہے کہ مولوی صاحب اپنی پہلی بات کو بہت جلد بھول جاتے ہین* یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکھنا مناسب سمجھتے ہین لکھدیتے ہین **خیر اب** اگر اہل حدیث کے دامن کو مسایل خبیثہ مستفسرۂ علماء بمبئی سے بے لوث خیال فرمانے لگے تو یہہ **مولوی صاحب موصوف کی دوسری شکست ہے** کیونکہ اسی مقصد کے واسطے فاضل ممدوح نے اپنی تحریرات مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسایل خبیثہ سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا و تنازعہ باقی نہین رہا۔ ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بھی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مذہبون کو بھی سمجھا دین اور اس سچی بات کا معتقد بنا دین خصوصاً علماء بمبئی کو جنہون نے بزعم خود مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ساکت کردیا و نیز ان مجہول الاسم عالم و محدث کو جنہون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر ۸۳ء مین بزعم خود ان مسایل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو جنہون نے نہایت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا اور انکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسایل خبیثہ سے بری فرمایا یہہ بہت صحیح ہے علماء بمبئی نے اہل حدیث کو ان مسایل کا قایل نہ دیکھا ہوگا کیونکہ معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث ہین احادیث مین ان مسایل کا پتہ نہین ہے شاید کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکھا ہوگا اور مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے پڑگیا ہو۔

اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

* سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ۱۲ محشی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشیر قیصر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہہ ہے جو ۸ جنوری ۱۹۰۸ء کے اخبار مشیر قیصر مین موجود ہے۔ "مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمین مناظرہ علمار بمبئی بہی داخل ہے) کو مجادلات سمجھتا ہون اور انمین صرف اپنے یا اپنے شیخ سند الوقت کی شمولیت کو بلکہ سبہی اخوان مسلمین معترضین عن اللغو کے اقدام و شمول کو خبث عظیم خیال کرتا ہون اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۴ کو ملاحظہ فرماوین" یہہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہی اور ظاہر ہے کہ اس مین کسی کو کلام نہین ہے جنے اپنی تمام عمر مین اس زمانہ کی ایک بہی تقریری مناظرہ کو دیکہا ہوگا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی پر عدالتین پولیس ہر ایک کے بیچ دوست دشمن سب شاہد ہین۔ کمتر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہوگا جس مین مار پیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی۔ ایسے معاندانہ مناظرونکو فاضل ممدوح کیا کوئی بہی مہذب پسند نہ کریگا ہمنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہین نہین دیکہا ایک بہی عالم نے اسکو جائز نہین رکہا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین مناظرون کی بہت کچہ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجہنا چاہئے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء مین فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹہرا کر بدعتی لکہا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شر و فساد کے مناظرہ کو ثابت نہین کیا اور تحریری مناظرہ کا عدم جواز بہی کہین سے نہ نکالا تا کہ اپنے دعوے مین ٹہیک اترتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار مین طبع فرمایا۔ مگر تعجب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے یہی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بغور نہ دیکھا کہ اس مین تو اس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو برا لکہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین - مگر کمتر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان برا لکہا - اور یہہ بہی خیال نفرمایا کہ فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکے کئے مناظرے مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چہپی ہوئی ہمنے دیکہی ہے اور نہ فاضل ممدوح کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان شروط کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۴ مین بہی ہے جسکا حوالہ اسی مضمون مین دیا گیا - اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اسپر راضی ہونے والون نے یہہ بہی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے برا کہنے پر اگر بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بہی بدعتی ہونا لازم آویگا ہم کیسے حنفی ہین جو اگلے پچہلے علماء کو غصہ و نافہمی سے لعن و طعن کرتے ہین خدا رحم کرے - ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا اندہیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبہی تہذیب و انصاف سے کام لیا کرین ✤

ادیٹر صاحب مشیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور بہی غضب کیا کہ اس زمانہ کے مفسدانہ تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل ممدوح کو مناظرے سے گریز کیا ہوا خیال کر لیا -

سبحان اللہ جب مدعیان تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے لوگون (جیسے علماء بمبئی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو اقرار ہے) کا کیا حال ہے ✤

علماء بمبئی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود اڈیٹر صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہہ سے مناظرہ کے قابل نہونا بخوبی ثابت ہوچکا ہے -

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لائق مناظرہ نہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبھی نیک نیتی سے تہذیب سو انصاف سے انجام نہین ہوپہنچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب سے علمار مبئی کا قابل مناظرہ نہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب موصوف کی تحریرین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی انکا قابل مناظرہ نہونا سمجھا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصراً کرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین -

مولوی وکیل احمد صاحب کا مخاطبین و اکابر علما کی نسبت خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم مذہبون کو باوجود امنکے منع کرنیکے باربار وہابی و لامذہب وغیرہ کلمات لکھتے ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین -

(۲) مولوی اسمعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علما اہل حدیث پر نہایت بے ادبی اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکھون معتقدین کی دلشکنی ہوتی ہے -

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی بشیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بھوپال کا استاد لکھتے ہین چنانچہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے اخبار شیر قیصر مین لکھا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے ۔

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح کے گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین ۔ حالانکہ خود بھی اطمینان القلوب سے اونکی عبارت (جو ردہ مین گروہ اہل حدیث کے ہے) شیر قیصر مین منقل کرتے ہین ۔ جس سے پڑہنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین ۔ علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سُنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملان حدیث سے اسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۵) مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سیّد محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادت احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے ۔ اور یہہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بہر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا نکرنا لازم کر لیا آنحضرت پیہ سنکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کہا کر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالیٰ فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور ترکیبون کو اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گروہ سے خارج فرمایا - تو وائے برحال اونکے جو اپنے دلسی یا پیرون فقیرون کی ارشادسے تراتیتے اوراونکا اہتمام فرض سے بہی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکھتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اس اتفاقی مسئلہ پر بہی اعتراض جڑ دیا اور ان بزرگوارون کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علماء اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے - طرفہ یہہ کہ اون بزرگوارون کے دلائل سے کچہہ تعرض نہین فرماتے آنکھ بند کرکے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین -

(۶) مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن وحدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح ومفصل کیا ہے کہ علماء محققین یہی فرماتے ہین کہ بدعت کے بیان مین ایسی عمدہ کتاب اسلام مین آجتک نہین ہوئی - اسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکہتا تھا -

مولوی وکیل احمد صاحب نے اس متبرک کتاب پر بہی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے "شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکہا اون کی مرتکبین کو بدعتی کیون نہ لکہا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے" مولوی وکیل احمد صاحب کے اسمین دو دعوی ہین اوّل جن باتون کو مولوی اسمعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین دوم کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلائے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین -

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچہ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کرلینا پایا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو سنت متعب ثابت کیا اور نہ اونکا قایل کسی مجتہد یا محقق کو بتلایا اسلیئے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علمار حنفیہ اون اعتراضات وسنت کلامیون کے مستحق ٹھہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے مرتکب بقول مولوی صاحب موصوف سب پکی بدعتی قرار پائے - اسی طرح امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمد رح پر بھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعی رح اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم (نعوذ باللہ منہ نقل کفر کفر نباشد) بدعتی ٹھہرتے ہین کیونکہ یہ تمام نماز فجر مین قنوت کو پڑھا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے اور اوسکا کرنا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہے وہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام افعال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم وہم چہلم عرس وغیرہ) کے مرتکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور دوسرے علماء نے بھی اونکو بدعت کہا ہے - اور جیساکہ مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم نے اوسکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایسا ہی تمام محققین علماء نے اونکو بدعتی نہین کہا - پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایسا ہے جیساکہ اکثر عوام (جو مذاق علماء سے اجنبی یا بغیض صحبت علماء سے محروم ہین) کے دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے -

ہم اس مسئلہ کی پوری تفصیل اس مقام پر اجنبی تصور کر کے ترک کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون کفر و کافر مصنفہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنۃ نمبر ا و ۱۰ جلد ۴ مین طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کر کے ہمنے بھی اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر نہین فرمایا - اگر مولوی وکیل احمد صاحب اس مضمون کی طرف نہ رجوع کرین تو وہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابوحنیفہ رحمہ کے حکم کو دیکھین اور غور کر کے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اس حدیث مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اسکو کافر نہین کہا - مولوی وکیل احمد صاحب اگر اس مقام کو سوچین تو پھر ایسے فضول اعتراضات نکرین - جن اعتراضات سے خود امام ابوحنیفہ رحمہ پر علاوہ اعتراضات کے سخت زبانی و طعن وغیرہ رجوع کرتے ہین -

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور و فساد بزرگون کی توہین علماء پر طعن و تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرتے ہین تو ان سے تقریری مناظرہ کب جائز ہے - اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی مسئلہ مین کرنا منظور ہو تو شروط مالہ فیہا (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرما کر اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۲ مین شایع کی ہین)۔ کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ مستامن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشاء تحریر سے یہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ اُن شروط کی پابندی کرین۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو احقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور وہابی لامذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھکر انتشار وشور کرنا منظور ہے۔

غرضکہ امر دوم متنازعہ فیہ مین حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے نہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر۔

(باقی آئندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر

© rasailojaraid.com